دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Aqs 1647 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ: 30-07-2019

قربانی کا جانور خرید کر بدلنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم قربانی کے لیے جانور خرید کر اپنے علاقے میں لائے، تو وہ ایک آدمی کو پسند آ گیا۔ وہ کہتا ہے کہ یہ جانور مجھے بیچ دو اور آپ اپنے لیے دوسرا جانور خرید لو اوراس آدمی کو جانور بیچنے سے ہمیں نفع بھی مل رہا ہے، کیا ہم وہ جانور اسے بیچ سکتے ہیں؟

نوٹ: وہ جانور غنی نے قربانی کے لیے خریدا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

غنی نے قربانی کی نیت سے جو جانور خریدا اگر وہ اسے بیچتا ہے اور اس کی قیمت میں سے کچھ رقم کم کرکے بقیہ کا دوسرا جانور خریدے، تو بیچنا ناجائز ہے اور یہ گناہگار ہوا، اس پر توبہ لازم ہے اور بچائی ہوئی رقم صدقہ کر دے اور اگر اسے بیچ کر اس کی مثل دوسرا جانور لانا چاہتا ہے، تو بھی بیچنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے، ہاں اگر اس سے بہتر جانور لانا چاہتا ہے، تو بیچنا جائز ہے۔

جب جانور خریدتے وقت دوسروں کو شریک کرنے کی نیت نہ ہو، تو اس کے حصے بیچنے سے **متعلق** درمختار مع ردالمحتار میں ہے:"ان نوی وقت الشراء الاشتراک صح استحساناً والا لا استحساناً وفی الھدایہ: والاحسن ان یفعل ذلک قبل الشراءلیکون ابعد عن الخلاف وعن صورۃ الرجوع فی القربۃ۔وفی الخانیۃ: ولو لم ینو عند الشراء ثم اشرکھم فقد کرھہ ابو حنیفۃ" ترجمہ: اگر جانور خریدتے وقت دوسروں کو شریک کرنے کی نیت کی، تو استحساناً صحیح ہے ورنہ شریک کرنا استحساناً صحیح نہیں ہے اور ہدایہ میں ہے: بہتر یہ ہے کہ خریدنے سے پہلے یہ (دوسروں کو شریک کرنے کا عمل) کرلے تاکہ اختلاف اور قربت میں رجوع کرنے کی صورت سے بچ جائے اور خانیہ میں ہے: اگر اس نے خریداری کے وقت نیت نہیں کی، پھر دوسروں کو شریک کیا، تو امام اعظم علیہ الرحمۃ نے اسے مکروہ کہا ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الاضحیۃ، جلد9، صفحہ527، مطبوعہ کوئٹہ)

قربانی کی نیت سے خریدا ہوا جانور بدلنے سے **متعلق** جد الممتار میں ہے:"اقول: تقدم فیما اذا ضلت فشری اخری

فوجد الاولی فذبح الثانية و هی اقل قيمة من الاولی تصدق بالفضل ،وذلک لانها و ان لم تتعين فی حق الغنی الغير الناذر لکنه لما شراها للاضحية فقد نوی اقامة القربة بها ،فاذا ابدلها بما دونها کان رجوعاً عن بعض ما نوی فامر بالتصدق ،وقد مر فی الشرح بلفظ : (ضمن الزائد) وفی حاشية عن البدائع بلفظ :(عليه ان يتصدق بافضلها)۔۔۔وقال فی الهداية و التبيين : (انها تعينت للاضحية حتی وجب ان يضحی بها بعينها فی ايام النحر، ويكره ان يبدل بها غيرها) قال فی العناية : (بعينها فی ايام النحر فيما اذا کان المضحی فقيراً و يکره ان يبدل اذا کان غنيا) و مطلق الکراهة التحريم بل زاد سعدی افندی بعد قوله :"اذا کان غنيا" (ولکن يجوز استبدالها بخير منها عند ابی حنيفة و محمد رحمهما اللہ تعالی) خصهما لانها عند ابی يوسف کالوقف، فدل علی ان الاستبدال بغير الخير لا يجوز

وقال فی العناية (لو اشتری اضحية ثم باعها و اشتری مثلها لم يکن به بأس) فافهم ان لو کانت ادون منها کان به بأس، ولا بأس فی المکروه تنزيها فيکره تحريما بل قال عليه سعدی افندی : (اقول : فيه بحث) ای : فی المثل ايضاً بأس بل يشترط للجواز الخيرة کما قدّمنا عنه" ترجمہ: میں کہتا ہوں: پہلے جو مسئلہ گزرا کہ جب قربانی کا جانور گم ہو گیا اور مالک نے دوسرا جانور خرید لیا اور پھر پہلا مل گیا اور اس نے دوسرا جانور، جو پہلے سے کم قیمت کا ہے، ذبح کر دیا، تو وہ شخص (پہلے جانور کی دوسرے سے) زائد قیمت صدقہ کردے اور یہ حکم اس لیے ہے کہ اگرچہ پہلا جانور جس غنی نے نذر نہ مانی ہو، اس کے حق میں متعین نہیں ہوا تھا، لیکن جب اس نے قربانی کے لیے جانور خریدا، تو اس جانور کے ذریعے اس نے قربت قائم کرنے کی نیت کر لی اور جب وہ اس سے کم تر کے ساتھ بدلے گا، تو یہ (بدلنا) اس کے بعض سے رجوع کرنا ہو گا، جس میں اس نے (قربت کی) نیت کی تھی، لہٰذا اسے صدقہ کرنے کا حکم دیا گیا اور شرح میں ان الفاظ کے ساتھ گزرا ہے کہ وہ زائد کا ضامن ہے اور حاشیہ میں بدائع کے حوالے سے یہ الفاظ ہیں کہ اس پر لازم ہے، وہ دونوں کے درمیان جو زیادتی ہے، اس کو صدقہ کرے۔ ہدایہ اور تبیین میں فرمایا: (جو جانور پہلے خریدا تھا) وہ قربانی کے لیے معین ہو گیا حتی کہ اس پر واجب ہے کہ قربانی کے دنوں میں بعینہ اسی جانور کی قربانی کرے اور اس کو دوسرے جانور سے بدلنا مکروہ ہے۔ عنایہ میں فرمایا: اگر قربانی کرنے والا شخص فقیر ہے، تو قربانی کے دنوں میں بعینہ اسی جانور کی قربانی کرے اور اگر غنی ہے، تو اس کے لیے جانور بدلنا مکروہ ہے اور مطلق مکروہ، مکروہ تحریمی ہوتا ہے۔ بلکہ سعدی آفندی علیہ الرحمۃ نے صاحب عنایہ کے قول: "اذا کان غنیا" کے بعد یہ زائد کیا۔ " لیکن امام اعظم و محمد رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے لیے خریدے ہوئے، جانور کو اس سے بہتر سے بدلنا جائز ہے۔ " تو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بہتر کے علاوہ سے بدلنا جائز نہیں اور سعدی آفندی نے (بہتر سے بدلنے کے جواز

کو) ان دونوں (یعنی امام ابو حنیفہ اور امام محمد) کے ساتھ خاص اس لیے کیا، کیونکہ امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کے نزدیک قربانی کا جانور وقف کی طرح ہے۔

اور عنایہ میں فرمایا: اگر قربانی کا جانور خریدا، پھر اسے بیچ دیا اور اس کی مثل خریدا، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ تو تم اس بات کو سمجھو کہ اگر دوسرا جانور پہلے سے کم تر ہو، تو اس میں حرج ہے اور (حرج ہونا قرار دینے کا مطلب ہوا کہ یہ مکروہ تحریمی ہوگا کیونکہ) مکروہ تنزیہی میں کوئی حرج نہیں ہوتا، لہٰذا (حرج قرار دینے کا مطلب ہوا کہ دوسرے کا پہلے سے کم تر ہونا) مکروہ تحریمی ہے، بلکہ سعدی آفندی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: میں کہتا ہوں: اس مسئلے میں بھی بحث ہے یعنی دوسرے جانور کا پہلے کی مثل ہونے میں بھی حرج ہے، بلکہ (جانور بدلنے) کے جواز کے لیے (دوسرے کا) بہتر ہونا شرط ہے، جیسا کہ ہم ان کے حوالے سے پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ (جد الممتار، کتاب الاضحیۃ، جلد6، صفحہ 459، 460، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قربانی کے لیے خریدی ہوئی گائے کسی کو دے کر دوسرا جانور قربان کرنے سے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: ”وہ گائے کہ بہ نیتِ قربانی خریدی، اس کا دوسری گائے سے بدلنا بھی منع ہے کہ اللہ کے واسطے اس کی نیت کر کے پھرنا معیوب ہے۔“
(فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ 577، رضافاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

26 ذیقعدۃ الحرام 1440ھ/30 جولائی 2019

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔